سمسٹر: بہار ۲۰۲۰ء

کورس: سیرت طیبہ	کورس کوڈ: 436
سطح: بی اے	مشق نمبر: 2

سوال نمبر ۱: فتح خیبر پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ معاشی نقطہ نظر سے فتح خیبر کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔

جواب: **فتح خیبر:**

خیبر مدینے سے دو سو میل کے فاصلے پر شمالی عرب میں یہودیوں کی ایک بستی ہے۔ یہاں ان کے بہت سے قلعے ہیں۔ بنو نضیر مدینے سے جلاوطن ہوئے تو انہوں نے یہیں اقامت اختیار کی۔ بنو نضیر نے نہ صرف جنگ احزاب میں قریش مکہ اور بنو غطفان وغیرہ قبائل کو مدینے پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا بلکہ خود بھی اس میں نمایاں حصہ لیا۔ اس جنگ میں ناکامی کی وجہ سے وہ اس تاک میں تھے کہ کس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ خیبر اسلام اور مدینہ کے خلاف سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ آخر کار ۶ ہجری کے اواخر میں اپنے ہمسایہ اور حلیف غطفان کو مدینے پر حملے کرنے پر آمادہ کیا اور دونوں کی مشترکہ کوششوں سے یثرب کے چھوٹے قبائل بھی مال غنیمت کی لالچ میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

آپ ﷺ یہودیوں کی رگ رگ سے واقف تھے لہذا آپ ﷺ کی ان پر کڑی نظر تھی۔ یہود اور ان کے حلیف قبائل کو اگر پہلے حملہ کرنے کا موقع مل جاتا تو مدینے کا دفاع خطرے میں پڑ جاتا۔ آپ ﷺ نے یہودیوں کے منصوبے کو ناکام بنانے کے لیے جوابی منصوبہ بنایا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ یہودیوں اور ان کے حلیفوں کی افواج کو یکجا ہو کر مدینے پر حملہ کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بروقت رازدارانہ طور پر تیاری شروع کی اور محرم کو خیبر کی طرف پیش قدمی کی۔ مجاہدین کے لشکر کی تعداد سولہ سو تھی جن میں دو سو سوار تھے۔ اس جنگ میں پہلی مرتبہ تین علم تیار کیے گئے۔ اپنے منصوبے کے مطابق آپ ﷺ نے رجیع پہنچ کر وہاں پڑاؤ ڈالا۔ یہ غطفان اور خیبر کے درمیان فوجی اہمیت کا نہایت اہم مقام تھا۔ اس اقدام کا مقصد غطفان سے خیبر جانے والی شاہراہ کو کاٹ دینا تھا تاکہ دونوں قبیلے آپس میں مل نہ سکیں۔ بنو غطفان کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ مسلمان خیبر پر حملے کی غرض سے کوچ کر چکے ہیں مسلمانوں پر عقب سے حملہ کرنے کی غرض سے مسلح ہو کر نکلے لیکن جب انہوں نے رجیع کے مقام پر مسلمانوں کو دفاعی مورچہ بند دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس قدر خوفزدہ ہوئے کہ حملے کا ارادہ ترک کر کے اپنے گھروں کو بچانے کی فکر میں لوٹ گئے۔ بیک وقت دو محاذ کھولنا آپ ﷺ کی عسکری حکمت عملی کے منافی تھا لہذا آپ ﷺ نے منصوبے کے مطابق خیبر کے قلعے کو ختم کرنا کا ارادہ کیا اور رجیع کے مقام پر حضرت عثمان کو نگران بنایا رسد کا سامان بھی یہیں تھا اور اس کی حفاظت کے لیے مجاہدین کا ایک مضبوط دستہ متعین کر کے خود فوج لے کر خیبر تشریف لے گئے۔

یہود چونکہ بہت خاموشی سے غطفان کے ساتھ مل کر مدینے پر حملہ کی سازش کر رہے تھے اس لیے ان کے گمان میں بھی نہ تھا مسلمانوں کو ان کی منصوبے کی اطلاع مل گئی ہے انہوں اچانک اسلامی لشکر کو دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس قدر خوف زدہ ہوئے کہ اپنے قلعوں میں بند ہو گئے۔ خیبر میں ان کے آٹھ قلعے تھے جن میں قلعہ القموص اپنے غیر معمولی استحکام کی وجہ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔

0344-5515779, 03005371884,

آپ ﷺ نے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی لیکن جب وہ صلح پر آمادہ نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے حملے کا حکم صادر فرمایا۔ سب سے پہلے قلعہ النطاط اور الناعم فتح ہوئے اب قلعہ القموص کی باری تھی لیکن اسے فتح کرنا دشوار ہو گیا اور محاصرہ طول پکڑ گیا۔ آخر کار آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو علم عطا کیا وہ میدان میں نکلے تو ان کے مقابلے کے لیے مرحب آیا۔ حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا پھر مرحب کا بھائی یاسر نکلا جسے حضرت زبیرؓ نے قتل کر دیا اس کے بعد حضرت علیؓ کی بھرپور قیادت میں مسلمانوں نے قلعے پر حملہ کیا اور اندر جانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہود حملے کی تاب نہ لا سکے اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور صلح کی درخواست کی جسے آپ ﷺ نے قبول کر لیا۔ ایک طرف تو تمام قلعے فتح ہو چکے تھے لیکن دوسری جانب کے تین قلعے جہاں یہودیوں نے اپنا سارا مال جمع کر رکھا تھا ان کو فتح کرنا باقی تھا آپ ﷺ نے ان قلعوں کو محاصرے میں لیا اور چودہ دن کے بعد یہودیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور خیبر کا سارا علاقہ فتح ہو گیا۔ آپ ﷺ پیغمبر رحمت تھے اس لیے یہودیوں کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آئے اور خیبر کی اراضی نصف بٹائی کے قاعدے پر انہی کے پاس رہنے دی۔ اہل فدک نے جب خیبر کے یہود کا سنا تو انہوں نے بھی ایسی ہی شرائط پر صلح کر لی۔

فتح خیبر کے نتائج:

یہودی فتنے کے خاتمے کے ساتھ تحریک اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی اور اس پر ترقی کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ نیز مکہ میں اس کے فاتحانہ داخلے کے امکان روشن ہو گئے۔ معاشی نقطہ نظر سے خیبر کے دور رس نتائج برآمد ہوئے۔ یہود کی زرعی اور تجارتی بالادستی ختم ہو گئی اور مسلمانوں کی معیشت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوئے۔ یہود کی فوجی اور سیاسی قوت کے خاتمے سے عرب میں طاقت کا پلڑا مسلمانوں کے حق میں جھک گیا اور وہ عرب کی سیاسی دنیا میں سب سے بڑی طاقت بن گئے۔

051-2285833, 2285733

سوال نمبر ۲: "خطبہ حجۃ الوداع اہم نکات بیان کرتے ہوئے خطبے پر تبصرہ تحریر کریں۔

جواب: خطبہ حجۃ الوداع:۔

ذی الحجہ 9 تاریخ کو آپ نے مقام عرفات میں آخری خطبہ دیا جو آنیوالی تمام نسل انسانی کیلئے عموماً اور مسلمانوں کے لیے خصوصاً مشعل راہ ہے یہ تاریخ انسانی کا بے نظیر اور بے مثال خطبہ ہ اس خطبے میں نہایت جامع انداز میں اسلامی انقلاب کے اصولوں کو بیان کیا گیا۔ جاہلی رسوم کی نفی کی گئی انسانی زندگی کے انفرادی و اجتماعی معاشرتی و معاشی سیاسی اور سماجی فکری کے پہلوؤں کو نہایت مختصر موثر انداز میں بیان کیا ہے سب سے بری بات یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے غلبہ اور شوکت کو اپنی آنکھوں سے جی بھر کر دیکھ لیا اور پورے اطمینان کے ساتھ اپنی حیات مبارکہ دن پورے کیے۔ آپ نے خدا کی حمد و ثناء کرتے ہوئے خطبے کی ابتداء یو فرمائی۔

"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں خدا نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس کی ذات نے اکیلے ہی باطل کی سب قوتوں کو شکست دی" لوگو میری بات غور سے سنو میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں اکٹھے ہو سکیں گے لوگو اللہ کا ارشاد ہے کہ

"اے انسانو ہم نے تمھیں ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمھیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ جانے جاسکو تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو اس سے ڈرنے والا ہے"

چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر یہاں بزرگی کا معیار ہے تو وہ ہے پرہیز گاری"

سب انسان آدم کی اولاد ہے اور آدم مٹی سے بنائے گئے اب بزرگی اور برتری کے سارے دعوے میرے خون تلے روندے جا چکے ہیں۔ دور جاہلیت کی سب باتیں میں نے اپنے قدموں تلے روند دیں زمانہ جاہلیت کے سب خون کے انتقام اب نہیں جائیں گے۔ پہلا انتقام جسے میں ختم کرتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو یہ عل نے مار ڈالا تھا اب میں معاف کرتا ہوں دور جاہلیت کے سود کی بھی کوئی حیثیت نہیں پہلا سود چھوڑ دیا اور اس کا خاتمہ کر دیا۔

خطبے کی نمایاں باتیں:

انسانی مساوات کا درس کہ نسلی، جغرافیائی اور زبان کے امتیازات کے مقابلے میں ہر انسان کی فضیلت اس کے اعمال پر ہے

جاہلی رسوم:۔

انسان پر انسانیت کا خون اور اس پر ظلم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہے اور مسلمانوں کی سب سے بڑی گمراہی آپس کا دنگا فساد ہے

"امانت کا احترام اور اس کی واپسی ہے"

- ☆ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھا ہے۔ اس لئے آپس میں بھائیوں جیسا سلوک کرنا ہے۔
- ☆ قانون وراثت کے تعین کے بعد اپنے پانونی وارث کے لئے وصیت نہ کرتے۔
- ☆ جاہلیت کے باہمی انتقام اور دشمنان آج سے ختم اب نہیں کوئی یا د نہ کرتے ایک دوسرے پر تمام تر تغیر قانونی واجبات بھی اس کے ساتھ ختم ہیں۔
- ☆ ازدواجی رشتے میں بچے کی نسبت زیادہ اہم ہے اور اس کا کوئی دوسرا چیلنج نہیں۔
- ☆ اپنے خاندان سے تعلق چھوڑ کر دوسروں سے متعلق رکھنا سنت خداوندی ہے۔ اپنے معاملات میں دیانت، عزت اور رواداری کا خیال رکھا جائے
- ☆ ازدواجی رشتے سے میاں بیوی ایک دوسرے کی جائیداد کے مالک نہ بن جائیں اس لیے حقوق کا احترام بے حد ضروری ہے۔
- ☆ میرے بعد رہنمائی کتاب اللہ سے حاصل کرو اور دین میں زیادتی سے بچو۔
- ☆ انسان اچانک گمراہ نہیں ہو جاتا گمراہی کی چند ایسی باتیں ہیں جو شروع میں اہم نظر نہیں آتیں مگر آخر کار یہ بے راہ روی کا باعث بنتی ہیں۔
- ☆ دین اسلام کی بدنی اور مالی عبادات کی پابندی کرنا اور صاحب امتیاز لوگوں کی اطاعت تم پر واجب ہے۔
- ☆ مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔
- ☆ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ آنے والی نسلوں کو میرا پیغام دیں۔

خطبے پر تبصرہ۔

حضور اکرم کا آخری خطبہ کئی حیثیتوں سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے ایک تو اس لیے کہ حضور اکرم نے مسلمانوں کے سب سے بڑے دینی اجتماع سے خطاب فرمایا اور ایسے دور میں فرمایا جبکہ آپ کا پیش کردہ کلمہ تن بن گیا۔ دوسرے اس لیے کہ حضور اکرم کی فراست نبوت سمجھ رہی تھی کہ اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں سے خطاب کا آخری موقع ہے اس لیے گویا الوداع فرمائیں۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ دعوت تبلیغ کے کام کے اس تکمیلی مرحلے پر آجانے کے بعد ہی موقع تھا کہ پیغمبر انسانیت کی طرف سے انسانیت کو پیغام دینا ہے۔ بین الاقوامی منشور ہونے کے لحاظ سے آپ نے جو کچھ خطبے میں فرمایا یہ انسانی کاوشوں سے آگے نہیں سوچ سکیں بلکہ دوسرا نظام تمدن و معیار انسانیت پر مبنی ہے۔

شاہ ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

سوال نمبر:۳ رسول ﷺ کی علالت اور وصال پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب:۔ رسول اکرمؐ کی علالت اور وصال:۔

رسول اکرمؐ کی بعثت کا مقصد پورا ہو چکا تھا اس لیے حجۃ الوداع پورا ہو چکا تھا اس لیے حجۃ الوداع ہی میں آپ نے مسلمانوں کو الوداع کیا اور مدینہ شریف لانے کے بعد رفیق اعلیٰ سے ملنے کیا تیاریوں میں مشغول ہو گئے اور آپ کا زیادہ وقت بیچ میں گزرنے لگا شہدائے احد نے بڑی بے کسی سے جان دی تھی حضور اکرمؐ کا دل اس پر بہت افسردہ تھا ایک دن آپ ان کی قبروں پر تشریف لے گئے اور ان سے اس طرح رخصت ہوئے جس طرح مرنے والا اپنے اعزہ کو الوداع کہتا ہے۔ پھر اٹھارہ یا انیس صفر کو آپؐ جنت البقیع تشریف لے گئے وہاں سے واپس ہوتے تو مزاج ناساز ہو گیا بیماری کی حالت میں بھی آپؐ ازدہ ازواج مطہرات کے گھروں پر بسر فرماتے تھے جب بیماری کی شدت میں اضافہ ہوا تو ازواج مطہرات سے اجازت لے کر حضرت عائشہ کے گھر تشریف لے گئے کمزوری اس قدر بڑھ گئی کہ چلا نہیں جاتا تھا حضرت علی اور حضرت عباس دونوں بازو تھام کر بمشکل حضرت عائشہ کے حجرے میں لائے۔ جب تک آپ میں قوت تھی آپ مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے تشریف لاتے رہے سب سے آخری نماز مغرب کی تھی جو آپ نے پڑھائی سر میں درد تھا اس لیے رومال باندھ کر تشریف لائے اور نماز ادا کی عشاء کا وقت آیا تو دریافت فرمایا کہ نماز ہو چکی ہے لوگوں نے عرض کیا کہ سب کو حضور اکرم کا انتظار ہے آپ نے اٹھنا چاہا تو غش آ گیا آفاقے کے بعد پھر نماز ہو چکی آپ کی زندگی کا سب سے آخری خطبہ تھا آپ نے فرمایا۔ ”خدا نے ایک بندے کو اختیار فرمایا کہ وہ دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے یا خدا کے پاس جو کچھ ہے اس کو قبول کرے۔

پھر فرمایا:

”سب سے زیادہ میں جسکی دولت اور محبت کا ممنون ہوں وہ ابو بکر ہیں اگر میں دنیا میں کسی کو اپنی امت کا دوست بنا سکتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کا رشتہ دوستی کے لیے کافی ہے مسجد کے رخ کے دریچہ ابو بکر کے دریچے کے سوا کوئی نہ رکھا جائے تم سے پہلی قوموں نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کا عبادت گاہ بنا لیا۔ دیکھو تم ایسا نہ کرنا میں منع کرتا ہوں۔

آپ کو حضرت فاطمہ سے بے حد محبت تھی۔ جب آپ کے ہاں تشریف لائیں تو کچھ کان میں باتیں کیں وہ رونے لگ گئیں اور پھر بلایا تو حضرت فاطمہ خوش ہوئیں آپ سے دریافت کیا تو پہلی دفعہ آپ نے فرمایا میں اس مرض میں انتقال کروں گا جب میں رونے لگی تو فرمایا کہ میرے خاندان میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے آ کر ملو گی ہنسنے لگی۔ اس کرب اور بے چینی میں یاد آیا کہ حضرت عائشہ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی ہیں وہ خدا کی راہ میں خیرات کر دینا۔ جس دن آپ کی وفات ہوئی حجرہ مبارک مسجد سے ملا ہوا تھا۔ آپ نے پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ فجر کی نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ دیکھ کر مسرت سے ہنس پڑے لوگوں نے خیال کیا کہ آپ باہر آنا چاہتے ہیں خوشی سے سب لوگ بے قابو ہو گئے اور قریب تھا کہ نمازیں لوٹ جائیں حضرت ابو بکر جو امامت کروا رہے انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے اشارے سے روکا اور حجرے میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا یہ سب سے آخری موقع تھا کہ صحابہ کرام نے حضور اکرم کی زیارت کی۔ دن جیسے پڑتا جاتا آپ پر غشی طاری ہوتی جاتی اور پھر افاقہ ہو جاتا تھا تو حضرت فاطمہ پریشان ہوتیں تو فرمایا کہ تمھارا باپ آج کے بعد بے چین ہو گا وفات سے پہلے حضرت ابو بکر کے صاحبزادے عبدالرحمان خدمت میں آتے ہیں آپ نے حضرت عائشہ کے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں مسواک تھی آپ نے مسواک کی طرف غور سے دیکھا تو حضرت عائشہ سمجھ گئیں کہ آپ مسواک چاہتے تھے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے مسواک لے کر دانتوں سے کی اور خدمت میں پیش کی آپ نے بالکل تندرستوں کی طرح مسواک کی آپ کی وفات کا وقت قریب تھا سینے میں سانس کی گھڑ گھڑاہٹ محسوس ہوتی اتنے میں لب لباب مبارک ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنے نماز اور غلام پاس ہی پانی کا برتن رکھا تھا اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور تین دفعہ ارشاد فرمایا۔

”بل الرفیق الاعلیٰ“

یہی کہتے ہوئے آنکھیں ساکن ہو گئیں اور روح پاک عالم قدس میں چلی گئی۔

تجہیز و تکفین:۔

تجہیز و تکفین کا کام آپ کی وفات کے دوسرے دن ہوا اس کے متعلقہ اسباب تھے۔

☆ عقیدت مندوں کو یقین نہیں آتا تھا کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں حضرت محمد بھی جوش میں تھے۔

☆ قبر کھودنے کا کام غسل و کفن کے بعد شروع ہوا اس لیے دیر ہوئی۔

جس حجرے میں آپ نے وفات پائی تھیں لوگ تھوڑی تھوڑی تعداد میں جاتے نماز جنازہ ادا کرتے تھے اس لیے دیر ہو گی۔ آپ کو حضرت علی نے غسل دیا حضرت عباس بھی موقع موجود تھے حضرت عباس اور ان کے دو صاحبزادے جسم مبارک کی کروٹیں لیتے تھے اور اسامہ زید اوپر سے پانی ڈالتے آپ کو تین سوتی چادروں میں کفن دیا گیا۔ غسل و کفن کے بعد سوال ہوا کہ آپ کو دفن کہاں کیا جائے حضرت ابو بکر نے کا کہا جس مقام پر وفات پاتا ہے وہیں دفن بھی ہوتا ہے اس لیے حضرت عائشہ کے حجرے میں قبر کھودنا تجویز ہوا حضرت ابو طلحہ نے قبر کھودی اور جسم مبارک کو حضرت بن عباس اسامہ نے قبر میں اتارا۔ اس طرح 63 برس تک یہ چاند اپنے نور سے دنیا بھر سے جہالت کی ظلمتوں کو مٹانے کیلئے پردہ پوش ہو گیا۔

سوال نمبر:۴ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کریں کہ عالم انسانیت پر چھائی ہوئی مایوسی کا خاتمہ کیسے ممکن ہوا؟

0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

جواب :۔ مایوسی کا خاتمہ:

مایوسی اور نا امیدی انسانی شخصیت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے انسان کی زندگی کی جدو جہد صرف اسی وقت تک ہے جب تک اس نے امید کا دامن تھاما ہوا ہے جب ایک بار امید کا رشتہ ہاتھ سے چھوٹ جائے نہ صرف قوت عمل بلکہ غور و فکر کی صلاحیت بھی مفلوج ہو جاتی ہے ۔لیکن آپ ﷺ نے مایوسی اور نا امیدی سے نجات دلائی ۔

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے:

آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے پورے عالم انسانیت پر نا امیدی اور مایوسی کی گھٹا چھائی ہوئی تھی ۔عیسائیت اپنے پیروکاروں کو بتاتی تھی کہ وہ پیدائشی گناہ گار ہیں ۔ہندوؤں کا بھی کچھ اسی طرح کا عقیدہ تھا ۔الغرض ہر طرف مایوسی، اور خدا کی رحمت سے مایوسی کی فضا چھائی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس مایوسی کی فضا کو ختم کرنے کا اعلان فرمایا کہ ہر بچہ پیدائشی معصوم پیدا ہوتا ہے پیدائشی گناہ کا تصور سراسر غلط ہے ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے ۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا ہر شخص اپنا خود ذمہ دار ہے اور خود جواب دہ ہے ۔

آپ کی رحمت العلمین سے نہ صرف مسلمان بلکہ کافر بھی مستفید ہوتے قرآن حکیم پہلی امتوں کے ہی تذکروں میں بتایا ہے کہ جب کسی امت نے اپنے نبی کی تعلیمات کے انکار پر اصرار کیا اور نبی کو اذیتیں دیں تو خدا کا عذاب نازل ہو گیا ہے کبھی طوفان اور آندھی کی شکل میں کبھی زلزلوں اور سنگ باری کی صورت میں اور کبھی شکلیں مسخ ہو گئیں لیکن آپ کی رحمت العلمین کا فیضان ہے کہ آپ کے دشمنوں پر بھی اس قسم کا کوئی عذاب نازل نہیں ہوا اور جس کی وجہ بتاتے ہوئے قرآن کہتا ہے

''اللہ آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب نہ دے گا آپ نے اپنی جانی دشمنوں اور قاتلانہ حملہ آوروں کو معاف فرما دیا'' آپ نے جس رات مکہ سے ہجرت فرمائی تو کفار قریش نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ صبح اپنی آپ گھر سے باہر تشریف لائیں گے ۔تو آپ کا سر قلم کر دیا جائے گا اس لیے دشمنوں کیا ایک دستہ رات بھر خانہ نبوی کا محاصرہ کیے کھڑا لیا اگرچہ اس وقت دشمنوں سے انتقام لینے کے ظاہر اسباب نہ تھے لیکن فتح مکہ کے موقع پر جب ان میں سے ایک ایک گردن اسلام کی تلوار کے نیچے تھی آپ نے عفو درگزر کا وہ عظیم مظاہرہ کیا جس کی مثال انسانیت کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی نہ صرف یہ کہ آپ نے اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا بلکہ ابو سفیان جو آپ کے خلاف ہر تحریک کا سرغنہ تھا اور تمام جنگوں میں کفار کا سپہ سالار رہا آپ نے اسے یہ اعزاز بخشا کہ فرمایا'' جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جاتے اور آپ نے تمام لوگوں کو جمع کر کے'' فرمایا'''' آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے تم سب آزاد ہو'' ہجرت کے دن قریش نے آپ کے سر کی قیمت مقرر کر دی تھی اور اعلان کیا جو شخص محمد کا سر لائے گا یا آپ کو زندہ گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے سراقہ بن جعشم آپ کو تلاش کرنے کے لیے نکل پڑا لیکن اس کا گھوڑا بار بار زمین میں دھنس جاتا آخر مجبور ہو کر اس نے اپنی طرف توجہ کی اور خواہش کی مجھے امان لکھ دی جاتے چنانچہ آپ نے سامان لکھ کرا سے دے گا اور فتح مکہ کے بعد موقع پر اسلام قبول ہوا تو اپنے اس جرم کے متعلق ایک حرف تک نہ کیا اس کے متعدد واقعات ہیں ۔ایک صاحب نے آپ سے کسی پر بد عا کرنے کی درخواست کی تو عقبناک ہو کر فاما یا میں رحمت بن کر بھیجا گیا ہوں عذاب بن کر نہیں ۔آپ نے فرمایا ہو سکتا ہے ان کی اولاد میں سے کوئی مسلمان ہو''۔

0344-5515779, 03005371884,

سوال نمبر:۵ شہری کا مفہوم اور شہریت کی اقسام کی وضاحت کرنے کے بعد رسول ﷺ نے بحیثیت ذی وقار اور معزز ترین شہری پر جامع نوٹ تحریر کریں ۔

051-2285833, 2285733

جواب: شہری:

شہری سے مراد صرف وہ شخص نہیں جو شہر میں رہتا ہے بلکہ ملک کا ہر وہ باشندہ خواہ وہ ملک میں رہتا ہو یا گاؤں میں یا خانہ بدوش ہو شہری کہلاتا ہے ۔اس میں نہ رنگ و نسل کی قید ہے نہ مذہب و عقیدے کی پابندی بلکہ ہر وہ آدمی جو ایک ملک کی حدود میں رہتا ہو اس کے قوانین کو تسلیم کرتا ہو اس ملک کا شہری سمجھا جاتا ہے ۔

مدینے میں اسلامی ریاست کا قیام:

رسول ﷺ کی حیات مبارکہ کے دو حصے ہیں ۔ایک مکی اور دوسرا مدنی ۔مکہ میں بعثت سے پہلے قبائلی نظام تھا اور کوئی منظم ریاست نہ تھی لیکن جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو ایک شہری ریاست وجود میں آئی ۔آپ ﷺ اس اسلامی ریاست کے سربراہ اور پہلے شہری تھے ۔

آپ ﷺ نے ریاست کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے تمام شہریوں کے حقوق و فرائض مقرر کیے ۔

<u>اسلامی ریاست کے شہریوں کی ذمہ داریاں:</u>

<u>قانون کی پابندی:</u> ہر شہری کی یہ ذمہ داری ہے کہ ریاست کے قانون کی پابندی کرے ۔آپ ﷺ نے اپنی ذات کو بھی ریاست کے قانون کا پابند بنایا ۔آپ ﷺ کے دست مبارک سے اگر کسی کو معمولی تکلیف بھی پہنچتی تو اپنے آپ کو بدلے کے لئے پیش فرما دیتے ۔آپ ﷺ نے قانون کے نفاذ میں کبھی سفارش یا کسی منصب و مقام کو رکاوٹ نہیں بننے دیا ۔

آپ ﷺ نے شہریوں پر بھی حکام کی اطاعت کو لازمی قرار دیا اس بارے میں قرآن کا واضح ارشاد ہے ۔

یا ایھا امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

شاطر ایجوکیشن

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔

احکام کی اطاعت وفرمانبرداری پر جائز وناجائز کام میں بغیر تحقیق کے نہیں کی جائے گی بلکہ اطاعت صرف جائز امور میں ضروری ہے اور گناہ کے کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت منع ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

ترجمہ: خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

بلکہ ایسے حکمرانوں کے خلاف کلمہ حق مناسب بڑا جہاد ہے جو ظالم اور فاسق وفاجر ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر۔

ترجمہ: ظالم سلطان کے خلاف کلمہ حق بلند کرنا افضل جہاد ہے۔

تحفظ جان: اسلام میں انسانی جان کس قدر محترم ہے اسکا اندازہ قران کی اس آیت سے کیا جا سکتا ہے۔

من قتل نفسا اوفسادفی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا۔

ترجمہ: جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی کے قتل پر اگر آسمان وزمین کی سب مخلوق متفق ہو جائے تو اللہ ان سب کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔

اسلام نے چند مخصوص صورتیں مثلاً قصاص جہاد اور حدود شرعیہ کے علاوہ کسی بھی حالت میں انسانی جان کا قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔

قتل اولاد: ظہور اسلام سے قبل اہل عرب اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل کر دیتے۔لڑکیوں کی پیدائش کو اپنے لئے باعث ننگ وعار سمجھ کر انہیں زندہ درگور کرنا عزت وبہادری کی علامت سمجھتے تھے۔نبی ﷺ کی تشریف آوری کی بدولت ان بے قصور جانوں کو بھی زندہ رہنے کا حق ملا۔قران مجید میں ارشاد ہے۔

خودکشی: تحفظ جان کا صرف یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کو نہ قتل کیا جائے بلکہ اسلام میں جس طرح دوسروں کی جان لینے کو ممنوع قرار دیا گیا۔اسی طرح خود اپنی جان کو بھی ہلاکت میں نہ ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے۔اسی طرح خودکشی کا رستہ بند کرایا گیا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے ولا تقتلوا انفسکم۔ ترجمہ: اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

تحفظ ملکیت: اسلام نے مال کے معاملے میں ہر معاملے میں ہر شہری کو یہ حق دیا ہے کہ۔

نمبر۱۔ جائز اور حلال ذرائع سے مال کمائے اور شریعت کے مقرر کردہ حقوق کی ادائیگی کی پابندی کے ساتھ اسے اپنی ملکیت میں رکھے۔

0344-5515779, 03005371884,

نمبر۲۔ اپنے مال کو جائز ضروریات میں استعمال کرے۔

نمبر۳۔ اپنے مال کو کسی وارث کے جائز حقوق کو متاثر کیے بغیر دوسرے شخص کی ملکیت میں منتقل کرے۔آپ ﷺ نے مسلمان کی جان اور عزت وآبرو کی طرح اس کا مال بھی دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

051-2285833, 2285733

آپ ﷺ نے فرمایا۔ **کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ**

ترجمہ: ایک مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اسکا خون اس کی عزت وآبرو اور اسکا مال۔

خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے حرمت جان کے ساتھ حرمت مال کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔من قتل دون مالہ فھو شھید۔

ترجمہ: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔**ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل**

ترجمہ: اور تم باطل طریقے سے ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔

غزوہ حنین کے موقع پر آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے چند زرہیں حاصل کیں۔جب اس نے کہا کہ آپ ﷺ بلا معاوضہ لینا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ان میں سے جو ضائع ہونگی ان کا معاوضہ دیا جائے گا۔

تحفظ آبرو: عزت وآبرو کے معاملے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ معاشرے کا ہر فرد صاحب عزت ہے اس بارے میں اسلام حاکم محکوم، امیر غریب اور اونچ نیچ کو کوئی فرق روا نہیں رکھتا لہذا اسلامی ریاست کا ہر شہری کا ایک اہم حق ہے کہ اس کی عزت وآبرو کا تحفظ کیا جائے۔

اسلام میں ان تمام امکانی صورتوں سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے۔جس سے دوسرے مسلمانوں کی بے عزتی اور بے آبروئی ہوتی ہو۔

قران مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ۔

شاطرایجوکیشن

۱۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑایا جائے۔ ۲۔ ایک دوسرے کو عیب نہ لگایا جائے اور لعن طعن نہ کیا جائے۔

۳۔ ایک دوسرے کو برے ناموں اور برے القابات سے یاد نہ کیا جائے۔ ۴۔ بدگمانی سے احتراز کیا جائے۔

۵۔ دوسروں کے عیوب اور خامیاں نہ تلاش کی جائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

ظلم کے خلاف احتجاج کا حق: اسلام نے ایک طرف شہریوں کو یہ حکم دیا ہے کہ کسی پر ظلم نہ کریں اور دوسری جانب انہیں یہ حق بھی دیا ہے کہ اگر ان پر ظلم ہو تو اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اسے خاموشی سے برداشت نہ کریں۔ بلکہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ **افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر۔**

ترجمہ: افضل ترین جہاد یہ ہے کہ ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہا جائے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں اللہ ان پر عذاب عام نازل کر دے۔ ایک شخص آپ ﷺ سے اپنے قرض کی ادائیگی کا تقاضا کرتے ہوئے سخت کلامی سے پیش آیا۔ صحابہ کرام کو اس کے گستاخانہ طرز عمل پر غصہ آگیا اور اسکی مرمت کے لئے اٹھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ **لایحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم۔**

ترجمہ: اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے مگر یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔

عقیدے کی آزادی: اس میں کوئی شک نہیں کہ صحیح دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ کا حکم بھی ہے کہ تمام اسلام کی دعوت قبول کرے۔ آپ ﷺ کی کوشش اور خواہش بھی رہی ہے کہ ہر شخص اسلام کی دعوت پر لبیک کہے۔

قران میں ہے۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونو مومنین۔

ترجمہ: شاید آپ ﷺ اس صدمے سے ہلاک کر دیں کا لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

لیکن اسلام کا یہ اصول ہے کہ دین اسلام قبول کرنے کے لئے کسی پر جبر نہیں کیا جائے گا۔

اللہ نے فرمایا لا آمرہ فی الدین ترجمہ: دین کے قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں ہے۔

من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔

حق مساوات: مسلمانوں میں آج بھی اقتدار، دولت نسب اور پیشوں کی بنیاد پر اونچ نیچ کا تصور موجود ہے۔ حالانکہ اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہی بات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ نے قریباً چودہ سو سال پہلے حجۃ الوداع کے خطبے میں الفاظ بیان فرمائے۔

0344-5515779, 03005371884,

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقوی۔ کلکم من ادم و ادم من تراب

ترجمہ: کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر ما سوا تقوی کے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اسلام نے خونی رشتے کی بنیاد پر تمام بنی انسان کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ اسی طرح ایمان کی بنیاد پر تمام مسلمان کو ایک برادری قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ سارے انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

051-2285833, 2285733

اللہ کا ارشاد ہے۔ انما المومنون اخوۃ۔ ترجمہ: تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

نبی ﷺ نے اگرچہ کسی شخص کے ساتھ کبھی کوئی زیادتی نہیں کی لیکن آپ ﷺ اس بارے میں اس قدر فکرمند اور محتاط تھے کہ لوگوں سے بار بار فرمایا کرتے تھے کہ جس سے کوئی زیادتی ہوئی ہو وہ مجھ سے بدلہ لے چنانچہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو بدلے کے لئے پیش فرمایا۔

حق اجرت میں معاوضہ: آپ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں مزدور کا یہ حق ہے کہ اس سے بلا معاوضہ کوئی کام نہ لیا جائے۔ اور کام کے معاوضے میں اسے پوری اجرت دی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اعطوا الجیر اجرۃ قبل ان یجف عرقہ۔ ترجمہ: مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا مگر پھر گیا۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اسکا مول کھایا۔ تیسرے وہ جس نے مزدور سے پوری محنت لی اور پھر اس کی اجرت ادا نہ کی۔ آپ ﷺ نے یہ حکم بھی فرمایا ہے کہ مزدور کی اجرت طے بغیر اس کو کام پر نہ لگایا جائے۔

سمسٹر: بہار ۲۰۲۰ء

کورس: سیرت طیبہ کورس کوڈ: 436

سطح: بی اے   مشق نمبر: 2

سوال نمبر ۱: فتح خیبر پر جامع نوٹ تحریر کریں ۔معاشی نقطۂ نظر سے فتح خیبر کے کیا نتائج برآمد ہوئے ۔

جواب: فتح خیبر:

خیبر مدینے سے دو سو میل کے فاصلے پر شمالی عرب میں یہودیوں کی ایک بستی ہے ۔یہاں ان کے بہت سے قلعے ہیں ۔بنو نضیر مدینے سے جلاوطن ہوئے تو انہوں نے یہیں اقامت اختیار کی ۔بنو نضیر نے نہ صرف جنگ احزاب میں قریش مکہ اور بنو غطفان وغیرہ قبائل کو مدینے پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا بلکہ خود بھی اس میں نمایاں حصہ لیا ۔اس جنگ میں ناکامی کی وجہ سے وہ اس تاک میں تھے کہ کس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں ۔چنانچہ خیبر اسلام اور مدینہ کے خلاف سرگرمیوں کا مرکز بن گیا ۔آخر کار ۶ ہجری کے اواخر میں اپنے ہمسایہ اور حلیف غطفان کو مدینے پر حملے کرنے پر آمادہ کیا اور دونوں کی مشترکہ کوششوں سے یثرب کے چھوٹے قبائل بھی مال غنیمت کی لالچ میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ۔

آپ ﷺ یہودیوں کی رگ رگ سے واقف تھے لہذا آپ ﷺ کی ان پر کڑی نظر تھی ۔یہود اور ان کے حلیف قبائل کو اگر پہلے حملہ کرنے کا موقع مل جاتا تو مدینے کا دفاع خطرے میں پڑ جاتا ۔آپ ﷺ نے یہودیوں کے منصوبے کو ناکام بنانے کے لیے جوابی منصوبہ بنایا ۔جس کا مقصد یہ تھا کے یہودیوں اور ان کے حلیفوں کی افواج کو یکجا ہو کر مدینے پر حملہ کرنے کا موقع نہ دیا جائے ۔چنانچہ آپ ﷺ نے بروقت رازدارانہ طور پر تیاری شروع کی اور محرم کو خیبر کی طرف پیش قدمی کی ۔مجاہدین کے لشکر کی تعداد سولہ سو تھی جن میں دو سو سوار تھے ۔اس جنگ میں پہلی مرتبہ تین علم تیار کیے گئے ۔اپنے منصوبے کے مطابق آپ ﷺ نے رجیع پہنچ کر وہاں پڑاؤ ڈالا ۔یہ غطفان اور خیبر کے درمیان فوجی اہمیت کا نہایت اہم مقام تھا ۔اس اقدام کا مقصد غطفان سے خیبر جانے والی شاہراہ کو کاٹ دینا تھا تا کہ دونوں قبیلے آپس میں مل نہ سکیں ۔بنو غطفان کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ مسلمان خیبر پر حملے کی غرض سے کوچ کر چکے ہیں مسلمانوں پر عقب سے حملہ کرنے کی غرض سے مسلح ہو کر نکلے لیکن جب انہوں نے رجیع کے مقام پر مسلمانوں کو دفاعی مورچہ بند دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس قدر خوفزدہ ہوئے کہ حملے کا ارادہ ترک کر کے اپنے گھروں کو بچانے کی فکر میں لوٹ گئے ۔بیک وقت دو محاذ کھولنا آپ ﷺ کی عسکری حکمت عملی کے منافی تھا لہذا آپ ﷺ نے منصوبے کے مطابق خیبر کے فتنے کو ختم کرنا کا ارادہ کیا اور رجیع کے مقام پر حضرت عثمان کو نگران بنایا رسد کا سامان بھی یہیں تھا اور اس کی حفاظت کے لیے مجاہدین کا ایک مضبوط دستہ متعین کر کے خود فوج لے کر خیبر تشریف لے گئے ۔

یہود چونکہ بہت خاموشی سے غطفان کے ساتھ مل کر مدینے پر حملہ کی سازش کر رہے تھے اس لیے ان کے گمان میں بھی نہ تھا مسلمانوں کو ان کے منصوبے کی اطلاع مل گئی ہے انہوں اچانک اسلامی لشکر کو دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس قدر خوف زدہ ہوئے کہ اپنے قلعوں میں بند ہو گئے ۔خیبر میں ان کے آٹھ قلعے تھے جن میں قلعہ القموص اپنے غیر معمولی استحکام کی وجہ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا ۔

آپ ﷺ نے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی لیکن جب وہ صلح پر آمادہ نے ہوئے تو آپ ﷺ نے حملے کا حکم صادر فرمایا ۔سب سے پہلے قلعہ النطا طاور الناعم فتح ہوئے اب قلعہ اقموص کی باری تھی لیکن اسے فتح کرنا دشوار ہو گیا اور محاصرہ طول پکڑ گیا ۔آخر کار آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو علم عطا کیا وہ میدان میں نکلے تو ان کے مقابلے کے لیے مرحب آیا ۔حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا پھر مرحب کا بھائی یاسر نکلا جسے حضرت زبیرؓ نے قتل کر دیا اس کے بعد حضرت علیؓ کی بھرپور قیادت میں مسلمانوں نے قلعے پر حملہ کیا اور اندر جانے میں کامیاب ہو گئے ۔یہود حملے کی تاب نہ لا سکے اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور صلح کی درخواست کی جسے آپ ﷺ نے قبول کر لیا ۔ایک طرف تو تمام قلعے فتح ہو چکے تھے لیکن دوسری جانب کے تین قلعے جہاں یہودیوں نے اپنا سارا مال جمع کر رکھا تھا ان کو فتح کرنا باقی تھا آپ ﷺ نے ان قلعوں کو محاصرے میں لیا اور چودہ دن کے بعد یہودیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور خیبر کا سارا علاقہ فتح ہو گیا ۔آپ ﷺ پیغمبر رحمت تھے اس لیے یہودیوں کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آئے اور خیبر کی اراضی نصف بٹائی کے قاعدے پر انہی کے پاس رہنے دی ۔اہل فدک نے جب خیبر کے یہود کا سنا تو انہوں نے بھی ایسی ہی شرائط پر صلح کر لی ۔

فتح خیبر کے نتائج:

یہودی فتنے کے خاتمے کے ساتھ تحریک اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی اور اس پر ترقی کے دروازے کھلتے چلے گئے ۔نیز مکہ میں اس کے فاتحانہ داخلے کے امکان روشن ہو گئے ۔معاشی نقطۂ نظر سے خیبر کے دور رس نتائج برآمد ہوئے ۔یہود کی زرعی اور تجارتی بالادستی ختم ہو گئی اور مسلمانوں کی معیشت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوئے ۔یہود کی فوجی اور سیاسی قوت کے خاتمے سے عرب میں طاقت کا پلڑا مسلمانوں کے حق میں جھک گیا اور وہ عرب کی سیاسی دنیا میں سب سے بڑی طاقت بن گئے ۔

سوال نمبر ۲: "خطبہ حجۃ الوداع اہم نکات بیان کرتے ہوئے خطبے پر تبصرہ تحریر کریں ۔

جواب :۔خطبہ حجۃ الوداع :۔

ذی الحجہ 9 تاریخ کو آپ نے مقام عرفات میں آخری خطبہ دیا جو آنیوالی تمام نسل انسانی کیلئے عموماً اور مسلمانوں کے لیے خصوصاً مشعل راہ ہے یہ تاریخ انسانی کا بے نظیر اور بے مثال خطبہ ہے اس خطبے میں نہایت جامع انداز میں اسلامی انقلاب کے اصولوں کو بیان کیا گیا ۔جاہلی رسوم کی نفی کی گئی انسانی زندگی کے انفرادی و اجتماعی معاشرتی و معاشی سیاسی اور سماجی فکری کے

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

پہلوؤں کونہایت مختصر موثر انداز میں بیان کیا ہے سب سے بری بات یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے غلبہ اور شوکت کو اپنی آنکھوں سے جی بھر کر دیکھ لیا اور پورے اطمینان کے ساتھ اپنی حیات مبارکہ دن پورے کیے۔ آپ نے خدا کی حمد وثناء کرتے ہوئے خطبے کی ابتداء یوں فرمائی۔

''خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں خدا نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس کی ذات نے اکیلے ہی باطل کی سب قوتوں کو شکست دی'' لوگو میری بات غور سے سنو میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں اکھٹے ہوسکیں گے لوگو اللہ کا ارشاد ہے کہ

''اے انسانو ہم نے تمھیں ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمھیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ جانے جاسکو تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو اس سے ڈرنے والا ہے''

چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر یہاں بزرگی کا معیار ہے تو وہ ہے پرہیز گاری''

سب انسان آدم کی اولاد ہے اور آدم مٹی سے بنائے گئے اب بزرگی اور برتری کے سارے دعوے میرے خون تلے روندے جاچکے ہیں۔ دور جاہلیت کی سب باتیں میں نے اپنے قدموں تلے روند دیں زمانہ جاہلیت کے سب خون کے انتقام اب ختم کیں جائیں گے۔ پہلا انتقام جسے میں ختم کرتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مارڈالا تھا اب میں معاف کرتا ہوں دور جاہلیت کے سود کی بھی کوئی حیثیت نہیں پہلا سود چھوڑ دیا اور اس کا خاتمہ کردیا۔

خطبے کی نمایاں باتیں:

انسانی مساوات کا درس کہ نسلی، جغرافیائی اور زبان کے امتیازات کے مقابلے میں ہر انسان کی فضیلت اس کے اعمال پر ہے

جاہلی رسوم:۔

انسان پر انسانیت کا خون اور اس پر ظلم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہے اور مسلمانوں کی سب سے بڑی گمراہی آپس کا دنگا فساد ہے

''امانت کا احترام اور اس کی واپسی ہے''

- ☆ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اس لئے آپس میں بھائیوں جیسا سلوک کرنا ہے۔
- ☆ قانون وراثت کے تعین کے بعد اپنے قانونی وارث کے لئے وصیت نہ کرتے۔
- ☆ جاہلیت کے باہمی انتقام اور دشمنان آج سے ختم اب نہیں کوئی بدلہ نہ کرتے ایک دوسرے پر تمام تر تحریر قانونی واجبات بھی اس کے ساتھ ختم ہیں۔
- ☆ ازدواجی رشتہ بچے کی نسبت زیادہ اہم ہے اور اس کا کوئی دوسرا چیلنج نہیں۔
- ☆ اپنے خاندان سے تعلق چھوڑ کر دوسروں سے متعلق رکھنا سنت خداوندی ہے۔ اپنے معاملات میں دیانت، عزت اور رواداری کا خیال رکھا جائے
- ☆ ازدواجی رشتے سے میاں بیوی ایک دوسرے کی جان اور مال کے مالک بن جاتے ہیں اس لیے حقوق کا احترام بے حد ضروری ہے۔
- ☆ میرے بعد رہنمائی کتاب اللہ سے حاصل کرو اور دین میں زیادتی سے بچو۔
- ☆ انسان اچانک گمراہ نہیں ہوجاتا گمراہی کی چند ایسی باتیں ہیں جو شروع میں اہم نظر نہیں آتیں مگر آخر کار یہ بے راہ روی کا باعث بنتی ہیں۔
- ☆ دین اسلام کی بدنی اور مالی عبادات کی پابندی کرو اور صاحب امتیاز لوگوں کی اطاعت تم پر واجب ہے۔
- ☆ مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔
- ☆ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ آنے والی نسلوں کو میرا پیغام دیں۔

خطبے پر تبصرہ۔

حضور اکرمؐ کا آخری خطبہ کئی حیثیتوں سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے ایک تو اس لیے کہ حضور اکرم نے مسلمانوں کے سب سے بڑے دینی اجتماع سے خطاب فرمایا اور ایسے دور میں فرمایا جبکہ آپؐ کا پیش کردہ کلمہ تن بن گیا۔ دوسرے اس لیے کہ حضور اکرم کی فراست نبوت سمجھ رہی تھی کہ اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں سے خطاب کا آخری موقع ہے اس لیے گویا الوداع فرمائیں۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ دعوت تبلیغ کے کام کے اس تکمیلی مرحلے پر آجانے کے بعد ہی موقع تھا کہ پیغمبر انسانیت کی طرف سے انسانیت کو پیغام دینا ہے۔ بین الاقوامی منشور ہونے کے لحاظ سے آپ نے جو کچھ خطبے میں فرمایا یہ انسانی

کاوشوں سے آگے نہیں سوچ سکیں بلکہ دوسرا نظام تمدن و معیار انسانیت پر مبنی ہے۔

سوال نمبر:۳ رسول ﷺ کی علالت اور وصال پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب:۔ رسول اکرمؐ کی علالت اور وصال:۔

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

رسول اکرمؐ کی بعثت کا مقصد پورا ہو چکا تھا اس لیے حجتہ الوداع پورا ہو چکا تھا اس لیے حجتہ الوداع ہی میں آپ نے مسلمانوں کو الوداع کیا اور مدینہ شریف لانے کے بعد رفیق اعلیٰ سے ملنے کیا تیاریوں میں مشغول ہو گئے اور آپ کا زیادہ وقت بیچ میں گزرنے لگا شہدائے احد نے بڑی بے کسی سے جان دی تھی حضور اکرمؐ کا دل اس پر بہت افسردہ تھا ایک دن آپ ان کی قبروں پر تشریف لے گئے اور ان سے اس طرح رخصت ہوئے جسطرح مرنے والا اپنے اعزہ کو الوداع کہتا ہے ۔ پھر اٹھارہ یا انیس صفر کو آپؐ جنت البقیع تشریف لے گئے وہاں سے واپس ہوتے تو مزاج ناساز ہو گیا بیماری کی حالت میں بھی آپؐ ازواج مطہرات کے گھروں پر بسر فرماتے تھے جب بیماری کی شدت میں اضافہ تو ازواج مطہرات سے اجازت لے کر حضرت عائشہ کے گھر تشریف لے گئے کمزوری اس قدر بڑھ گئی کہ چلا نہیں جاتا تھا حضرت علی اور حضرت عباس دونوں بازو تھام کر بمشکل حضرت عائشہ کے حجرے میں لائے ۔ جب تک آپ میں قوت تھی آپ مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے تشریف لاتے رہے سب سے آخری نماز مغرب کی تھی جو آپ نے پڑھائی سر میں درد تھا اس لیے رومال باندھ کر تشریف لائے اور نماز ادا کی عشاء کا وقت آیا تو دریافت فرمایا کہ نماز ہو چکی ہے لوگوں نے عرض کیا کہ سب کو حضور اکرم کا انتظار ہے آپ نے اٹھنا چاہا تو غش آ گیا افاقے کے بعد پھر نماز ہو چکی آپ کی زندگی کا سب سے آخری خطبہ تھا آپ نے فرمایا۔ ”خدا نے ایک بندے کو اختیار فرمایا کہ وہ دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے یا خدا کے پاس جو کچھ ہے اس کو قبول کرے۔

پھر فرمایا:

”سب سے زیادہ میں جسکی دولت اور محبت کا ممنون ہوں وہ ابوبکر ہیں اگر میں دنیا میں کسی کو اپنی امت کا دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا رشتہ دوستی کے لیے کافی ہے مسجد کے رخ کے دریچہ ابوبکر کے دریچے کے سوا کوئی اندر کھا جائے تم سے پہلی قوموں نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کا عبادت گاہ بنا لیا۔ دیکھو تم ایسا نہ کرنا میں منع کرتا ہوں۔

آپؐ کو حضرت فاطمہ سے بے حد محبت تھی ۔ جب آپ کے ہاں تشریف لائیں تو کچھ کان میں باتیں کیں وہ رونے لگ گئیں اور پھر بلایا تو حضرت فاطمہ خوش ہوئیں آپ سے دریافت کیا تو پہلی دفعہ آپ نے فرمایا میں اس مرض میں انتقال کروں گا جب میں رونے لگی تو فرمایا کہ میرے خاندان میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملو گی ہنسنے لگی ۔اس کرب اور بے چینی میں یاد آیا کہ حضرت عائشہ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی ہیں وہ خدا کی راہ میں خیرات کر دینا۔ جس دن آپ کی وفات ہوئی ۔حجرہ مبارک مسجد سے ملا ہوا تھا ۔آپ نے پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ فجر کی نماز پڑھنے میں مشغول تھے ۔دیکھ کر مسرت سے ہنس پڑے لوگوں نے خیال کیا کہ آپ باہر آنا چاہتے ہیں خوشی سے سب لوگ بے قابو ہو گئے اور قریب تھا کہ نمازیں لوٹ جائیں حضرت ابو بکر جو امامت کروا رہے انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے اشارے سے روکا اور حجرے میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا یہ سب سے آخری موقع تھا کہ صحابہ کرام نے حضور اکرمؐ کی زیارت کی ۔دن جیسے چڑھتا جاتا آپ پر غشی طاری ہوتی جاتی اور پھر افاقہ ہو جاتا تھا تو حضرت فاطمہ پریشان ہوتیں تو فرمایا کہ تمہارا باپ آج کے بعد بے چین ہو گا وفات سے پہلے حضرت ابوبکر کے صاحبزادے عبدالرحمان خدمت میں آتے ہیں آپ نے حضرت عائشہ کے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں مسواک تھی آپ نے مسواک کی طرف غور سے دیکھا تو حضرت عائشہ سمجھ گئیں کہ آپ مسواک چاہتے تھے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے مسواک لے کر دانتوں سے کی اور خدمت میں پیش کی آپ نے بالکل تندرستوں کی طرح مسواک کی آپ کی وفات کا وقت قریب تھا سینے میں سانس کی گھڑ گھڑاہٹ محسوس ہوتی اتنے میں لب لباب مبارک ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنے نماز اور غلام پاس ہی پانی کا برتن رکھا تھا اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور تین دفعہ ارشاد فرمایا۔

0344-5515779, 03005371884,

”بل الرفیق الاعلیٰ“

یہی کہتے ہوئے آنکھیں ساکن ہو گئیں اور روح پاک عالم قدس میں چلی گئی۔

051-2285833, 2285733

تجہیز و تکفین:۔

تجہیز و تکفین کا کام آپ کی وفات کے دوسرے دن ہوا اس کے متعلقہ اسباب تھے۔

☆ عقیدت مندوں کو یقین نہیں آتا تھا کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں حضرت محمد بھی جوش میں تھے۔

☆ قبر کھودنے کا کام غسل و کفن کے بعد شروع ہوا اس لیے دیر ہوئی۔

جس حجرے میں آپ نے وفات پائی تھی لوگ تھوڑی تھوڑی تعداد میں جاتے نماز جنازہ ادا کرتے تھے اس لیے دیر ہو گی ۔آپ کو حضرت علی نے غسل دیا حضرت عباس بھی موقع موجود تھے حضرت عباس اور ان کے دو صاحبزادے جسم مبارک کی کروٹیں لیتے تھے اور اسامہ زید اوپر سے پانی ڈالتے آپ کو تین سوتی چادروں میں کفن دیا گیا۔ غسل و کفن کے بعد سوال ہوا کہ آپ کو دفن کہاں کیا جائے حضرت ابوبکر نے کہا جس مقام پر وفات پاتا ہے وہیں دفن بھی ہوتا ہے اس لیے حضرت عائشہ کے حجرے میں قبر کھودنا تجویز ہوا حضرت ابوطلحہ نے قبر کھودی اور جسم مبارک کو حضرت بن عباس اسامہ نے قبر میں اتارا اسطرح 63 برس تک یہ چاند اپنے نور سے دنیا بھر سے جہالت کی ظلمتوں کو مٹانے کیلئے پردہ پوش ہو گیا۔

سوال نمبر:۳ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کریں کہ عالم انسانیت پر چھائی ہوئی مایوسی کا خاتمہ کیسے ممکن ہوا؟

جواب :۔ مایوسی کا خاتمہ:

مایوسی اور ناامیدی انسانی شخصیت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے انسان کی زندگی کی جدوجہد صرف اسی وقت تک ہے جب تک اس نے امید کا دامن تھاما ہوا ہے

جب ایک بار امید کا رشتہ ہاتھ سے چھوٹ جائے نہ صرف قوت عمل بلکہ غور وفکر کی صلاحیت بھی مفلوج ہو جاتی ہے ۔لیکن آپ ﷺ نے مایوسی اور نا امیدی سے نجات دلائی ۔

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے:

آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے پورے عالم انسانیت پر نا امیدی اور مایوسی کی گھٹا چھائی ہوئی تھی ۔عیسائیت اپنے پیروکاروں کو بتاتی تھی کہ وہ پیدائشی گناہ گار ہیں ۔ہندوؤں کا بھی کچھ اسی طرح کا عقیدہ تھا ۔الغرض ہر طرف مایوسی، اور خدا کی رحمت سے مایوسی کی فضا چھائی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس مایوسی کی فضا کو ختم کرنے کا اعلان فرمایا کہ ہر بچہ پیدائشی معصوم پیدا ہوتا ہے پیدائشی گناہ کا تصور سراسر غلط ہے ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے ۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا ہر شخص اپنا خود ذمہ دار ہے اور خود جواب دہ ہے ۔

آپ کی رحمت العلمین سے نہ صرف مسلمان بلکہ کافر بھی مستفید ہوتے قرآن حکیم پہلی امتوں کے ہی تذکروں میں بتایا ہے کہ جب کسی امت نے اپنے نبی کی تعلیمات کے انکار پر اصرار کیا اور نبی کو اذیتیں دیں تو خدا کا عذاب نازل ہو گیا ہے کبھی طوفان اور آندھی کی شکل میں کبھی زلزلوں اور سنگ بازی کی صورت میں اور کبھی شکلیں مسخ ہو گئیں لیکن آپ کی رحمت العلمین کا فیضان ہے کہ آپ کے دشمنوں پر بھی اس قسم کا کوئی عذاب نازل نہیں ہوا اور جسکی وجہ بتاتے ہوئے قرآن کہتا ہے

"اللہ آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب نہ دے گا آپ نے اپنی جانی دشمنوں اور قاتلانہ حملہ آوروں کو معاف فرما دیا" آپ نے جس رات مکہ سے ہجرت فرمائی تو کفار قریش نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ صبح اپنی آپ گھر سے باہر تشریف لائیں گے ۔تو آپ کا سر قلم کر دیا جائے گا اس لیے دشمنوں کیا ایک دستہ رات بھر خانہ نبوی کا محاصرہ کیے کھڑا لیا اگر چہ اس وقت دشمنوں سے انتقام لینے کے ظاہر اسباب نہ تھے لیکن فتح مکہ کے موقع پر جب ان میں سے ایک ایک گردن اسلام کی تلوار کے پنیچے تھی آپ نے عفو ودرگزر کا وہ قدیم مظاہرہ کیا جس کی مثال انسانیت کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی نہ صرف یہ کہ آپ نے اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا بلکہ ابو سفیان جو آپ کے خلاف ہر تحریک کا روح تھا اور تمام جنگوں میں کفار کا سپہ سالار ۔آپ نے اسے یہ اعزاز بخشا کہ فرمایا" جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جاتے اور آپ نے تمام لوگوں کو جمع کر کے" فرمایا"" آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے تم سب آزاد ہو" ہجرت کے دن قریش نے آپ کے سر کی قیمت مقرر کر دی تھی اور اعلان کیا جو شخص محمد کا سر لائے گا یا آپ کو زندہ گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے سراقہ بن جعشم آپ کو تلاش کرنے کے لیے نکل پڑا لیکن اس کا گھوڑا بار بار زمین میں دھنس جاتا آخر مجبور ہو کر اس نے اپنی طرف توجہ کی اور خواہش کی مجھے امان لکھ دی جاتے چنانچہ آپ نے سدا مان لکھ کر اسے دے گا اور فتح مکہ کے بعد موقع پر اسلام قبول ہوا تو اسے اس جرم کے متعلق ایک حرف تک نہ کیا اس کے متعدد واقعات ہیں ۔ایک صاحب نے آپ سے کسی پر بد عا کرنے کی درخواست کی تو عتب ناک ہو کر فامایا میں رحمت بن کر بھیجا گیا ہوں عذاب بن کر نہیں ۔آپ نے فرمایا ۔"ہو سکتا ہے ان کی اولاد میں سے کوئی مسلمان ہو"۔

سوال نمبر:۵ شہری کا مفہوم اور شہریت کی اقسام کی وضاحت کرنے کے بعد رسول ﷺ نے بحیثیت ذی وقار اور معزز ترین شہری پر جامع نوٹ تحریر کریں ۔

0344-5515779, 03005371884,

جواب: شہری:

شہری سے مراد صرف وہ شخص نہیں جو شہر مین رہتا ہے بلکہ ملک کا ہر وہ باشندہ خواہ وہ ملک میں رہتا ہو یا گاؤں میں یا خانہ بدوش ہو شہری کہلاتا ہے ۔اس میں نہ رنگ ونسل کی قید ہے نہ مذہب وعقیدے کی پابندی بلکہ ہر وہ آدمی جو ایک ملک کی حدود میں رہتا ہو اس کے قوانین کو تسلیم کرتا ہو اس ملک کا شہری سمجھا جاتا ہے ۔

051-2285833, 2285733

مدینے میں اسلامی ریاست کا قیام:

رسول ﷺ کی حیات مبارکہ کے دو حصے ہیں ۔ایک مکی اور دوسرا مدنی ۔مکہ میں بعثت سے پہلے قبائلی نظام تھا اور کوئی منظم ریاست نہ تھی لیکن جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو ایک شہری ریاست وجود میں آئی ۔آپ ﷺ اس اسلامی ریاست کے سربراہ اور پہلے شہری تھے ۔

آپ ﷺ نے ریاست کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے تمام شہریوں کے حقوق وفرائض مقرر کیے ۔

<u>اسلامی ریاست کے شہریوں کی ذمہ داریاں:</u>

<u>قانون کی پابندی:</u> ہر شہری کی یہ ذمہ داری ہے کہ ریاست کے قانون کی پابندی کرے ۔آپ ﷺ نے اپنی ذات کو بھی ریاست کے قانون کا پابند بنایا ۔آپ ﷺ کے دست مبارک سے اگر کسی کو معمولی تکلیف بھی پہنچتی تو اپنے آپ کو بدلے کے لئے پیش فرما دیتے ۔آپ ﷺ نے قانون کے نفاذ میں کبھی سفارش یا کسی منصب ومقام کو رکاوٹ نہیں بننے دیا ۔

آپ ﷺ نے شہریوں پر بھی حکام کی اطاعت کو لازمی قرار دیا اس بارے میں قرآن کا واضح ارشاد ہے ۔

یاایھا امنوا طیعو اللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب امر ہوں ۔

احکام کی اطاعت وفرمانبرداری پر جائز وناجائز کام میں بغیر تحقیق کے نہیں کی جائے گی بلکہ اطاعت صرف جائز امور میں ضروری ہے اور گناہ کے کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت منع ہے ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق ۔

ترجمہ: خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ۔

بلکہ ایسے حکمرانوں کے خلاف کلمہ حق مناسب بڑا جہاد ہے جو ظالم اور فاسق و فاجر ہو ۔

آپ ﷺ نے فرمایا ۔افضل الجھاد کلمۃ حق عند سلطان جائر ۔

ترجمہ: ظالم سلطان کے خلاف کلمہ حق بلند کرنا افضل جہاد ہے ۔

تحفظ جان: اسلام میں انسانی جان کس قدر محترم ہے اسکا اندازہ قران کی اس آیت سے کیا جا سکتا ہے ۔

من قتل نفسا اوفساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا ۔

ترجمہ: جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی ۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی کے قتل پر اگر آسمان و زمین کی سب مخلوق متفق ہو جائے تو اللہ ان سب کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے گا ۔

اسلام نے چند مخصوص صورتیں مثلاً قصاص جہاد اور حدود شرعیہ کے علاوہ کسی بھی حالت میں انسانی جان کا قتل کرنے کی اجازت نہیں دی ۔

قتل اولاد: ظہور اسلام سے قبل اہل عرب اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل کر دیتے ۔لڑکیوں کی پیدائش کو اپنے لئے باعث ننگ و عار سمجھ کر انہیں زندہ درگور کرنا عزت و بہادری کی علامت سمجھتے تھے ۔نبی ﷺ کی تشریف آوری کی بدولت ان بے قصور جانوں کو بھی زندہ رہنے کا حق ملا ۔قران مجید میں ارشاد ہے ۔

خودکشی: تحفظ جان کا صرف یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کو بے قتل کیا جائے بلکہ اسلام میں جس طرح دوسروں کی جان لینے کو ممنوع قرار دیا گیا ۔اسی طرح خود اپنی جان کو بھی ہلاکت میں نہ ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے ۔اسی طرح خودکشی کا رستہ بند کرایا گیا ہے ۔

اللہ کا ارشاد ہے والا تقتلوا انفسکم ۔ ترجمہ: اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو ۔

تحفظ ملکیت: اسلام نے مال کے معاملے میں ہر معاملے میں ہر شہری کو یہ حق دیا ہے کہ ۔

نمبر۱۔ جائز اور حلال ذرائع سے مال کمائے اور شریعت کے مقرر کردہ حقوق کی ادائیگی کی پابندی کے ساتھ اسے اپنی ملکیت میں رکھے ۔

نمبر۲۔ اپنے مال کو جائز ضروریات میں استعمال کرے ۔

نمبر۳۔ اپنے مال کو کسی وارث کے جائز حقوق کو متاثر کیے بغیر دوسرے شخص کی ملکیت میں منتقل کرے ۔آپ ﷺ نے مسلمان کی جان اور عزت و آبرو کی طرح اس کا مال بھی دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے ۔

0344-5515779, 03005371884,

آپ ﷺ نے فرمایا ۔ **کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ ۔**

ترجمہ: ایک مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اسکا خون اس کی عزت و آبرو اسکا مال ۔

051-2285833, 2285733

خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے حرمت جان کے ساتھ حرمت مال کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ من قتل دون مالہ فھو شھید

ترجمہ: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے ۔

ارشاد ربانی ہے ۔**ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل**

ترجمہ: اور باطل طریقے سے ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ ۔

غزوہ حنین کے موقع پر آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے چند زرہیں حاصل کیں ۔جب اس نے کہا کہ آپ ﷺ بلا معاوضہ لینا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ۔ان میں سے جو ضائع ہونگی ان کا معاوضہ دیا جائے گا ۔

تحفظ آبرو: عزت و آبرو کے معاملے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ معاشرے کا ہر فرد صاحب عزت ہے اس بارے میں اسلام ،حاکم ،محکوم ،امیر ،غریب اور نسبی اونچ نیچ کو کوئی فرق روا نہیں رکھتا لہذا اسلامی ریاست کا ہر شہری کا ایک اہم حق ہے کہ اس کی عزت و آبرو کا تحفظ کیا جائے ۔

اسلام میں ان تمام امکانی صورتوں سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے ۔جس سے دوسرے مسلمانوں کی بے عزتی اور بے آبروئی ہوتی ہو ۔

قران مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ۔

۱۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑایا جائے ۔ ۲۔ ایک دوسرے کو عیب نہ لگایا جائے اور لعن طعن نہ کیا جائے ۔

۳۔ ایک دوسرے کو برے ناموں اور برے القابات سے یاد نہ کیا جائے ۔ ۴۔ بدگمانی سے احتراز کیا جائے ۔

نشاط ایجوکیشن

۵۔ دوسروں کے عیوب اور خامیاں نہ تلاش کی جائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

ظلم کے خلاف احتجاج کا حق: اسلام نے ایک طرف شہریوں کو یہ حکم دیا ہے کہ کسی پر ظلم نہ کریں اور دوسری جانب انہیں یہ حق بھی دیا ہے کہ اگر ان پر ظلم ہو تو اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اسے خاموشی سے برداشت نہ کریں۔ بلکہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ **افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر۔**

ترجمہ: افضل ترین جہاد یہ ہے کہ ظالم حاکم کے سامنے کلمۂ حق کہا جائے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں اللہ ان پر عذاب عام نازل کر دے۔ ایک شخص آپ ﷺ سے اپنے قرض کی ادائیگی کا تقاضا کرتے ہوئے سخت کلامی سے پیش آیا۔ صحابہ کرام کو اس کے گستاخانہ طرز عمل پر غصہ آ گیا اور اسکی مرمت کے لئے اٹھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ **لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم۔**

ترجمہ: اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بد گوئی پر زبان کھولے مگر یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔

عقیدے کی آزادی: اس میں کوئی شک نہیں کہ صحیح دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ کا حکم بھی ہے کہ تمام اسلام کی دعوت قبول کرے۔ آپ ﷺ کی کوشش اور خواہش بھی رہی ہے کہ ہر شخص اسلام کی دعوت پر لبیک کہے۔

قرآن میں ہے۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونو مومنین۔

ترجمہ: شاید آپ ﷺ اس صدمے سے ہلاک کر دیں کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

لیکن اسلام کا یہ اصول ہے کہ دین اسلام قبول کرنے کے لئے کسی پر جبر نہیں کیا جائے گا۔

اللہ نے فرمایا لا اکراہ فی الدین ترجمہ: دین کے قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں ہے۔

من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔

حق مساوات: مسلمانوں میں آج بھی اقتدار، دولت نسب اور پیشوں کی بنیاد پر اونچ نیچ کا تصور موجود ہے۔ حالانکہ اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہی بات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ نے قریباً چودہ سو سال پہلے حجۃ الوداع کے خطبے میں الفاظ بیان فرمائے۔

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقوی۔ کلکم من ادم و ادم من تراب

ترجمہ: کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر ما سوا تقویٰ کے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اسلام نے خونی رشتے کی بنیاد پر تمام بنی انسان کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ اسی طرح ایمان کی بنیاد پر تمام مسلمان کو ایک برادری قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ سارے انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اللہ کا ارشاد ہے۔ انما المومنون اخوۃ۔ ترجمہ: تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

نبی ﷺ نے اگرچہ کسی شخص کے ساتھ کبھی کوئی زیادتی نہیں کی لیکن آپ ﷺ اس بارے میں اس قدر فکر مند اور محتاط تھے کہ لوگوں سے بار بار فرمایا کرتے تھے کہ جس سے کوئی زیادتی ہوئی ہو وہ مجھ سے بدلہ لے چنانچہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو بدلے کے لئے پیش فرمایا۔

حق اجرت میں معاوضہ: آپ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں مزدور کا یہ حق ہے کہ اس سے بلا معاوضہ کوئی کام نہ لیا جائے۔ اور کام کے معاوضے میں اسے پوری اجرت دی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ۔ ترجمہ: مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا مگر پھر گیا۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اسکا مول کھایا۔ تیسرے وہ جس نے مزدور سے پوری محنت لی اور پھر اس کی اجرت ادا نہ کی۔ آپ ﷺ نے یہ حکم بھی فرمایا ہے کہ مزدور کی اجرت طے کئے بغیر اس کو کام پر نہ لگایا جائے۔

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733